اللہ عدل ، احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بے
حیائی ،برائی اور سرکشی سے روکتا ہے

Qur'an Kaay Moti

RAMADAN-2020

Lesson-14

Al-Huda International

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کے موتی

اللہ عدل ،احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی ،برائی اور سرکشی سے روکتا ہے

إِنَّ اللهَّ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِْحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (النحل:90)

بے شک اللہ عدل اور احسان اور قرابت والے کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بےحیائی اور برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اِنَّ — بے شک
اللّٰهَ — اللہ
يَاْمُرُ — حکم دیتا ہے

بِالْعَدْلِ — عدل کا
وَالْاِحْسَانِ — اور احسان کا

وَاِيْتَآئِ — اور دینے کا
ذِي الْقُرْبٰى — قرابت داروں کو

وَيَنْهٰى — اور وہ روکتا ہے
عَنِ الْفَحْشَآءِ — بے حیائی سے

وَالْمُنْكَرِ — اور برائی
وَالْبَغْيِ — اور زیادتی سے

يَعِظُكُمْ — وہ نصیحت کرتا ہے تمہیں
لَعَلَّكُمْ — تاکہ تم
تَذَكَّرُوْنَ ﴿90﴾ — تم نصیحت پکڑو

اللہ عدل، احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے روکتا ہے

اللہ نے ہم سب کو پیدا کیا وہی ہماری ضروریات اور ہماری کمزوریوں کو بھی جانتا ہے، اس نے ہمیں پیدا کر کے یوں ہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ ہماری تمام ضروریات زندگی کا بندوبست فرمایا زندگی کے ہر ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کے لئے بہترین اصول دیے ہمیں کیا کرنا چاہئے اور کن باتوں سے رک جانا چاہئے واضح طور پر بتا دیا ایک معاشرے کے اندر ایک گھر کے اندر کن باتوں سے امن سکون اور خوشحالی آتی ہے اور کون سی باتیں باہم انتشار پیدا کرتی ہیں اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے احکامات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق دے تاکہ ہماری یہ زندگی بھی پر سکون ہو جائے اور آخرت کی زندگی بھی پرسکون ہو

اس آیت میں اللہ اپنے بندوں کو حق میں عدل و انصاف اور احسان اور پھر رشتے داروں کو دینے کا حکم دے رہے ہیں اور دوسری طرف تین چیزوں سے منع بھی کر رہے ہیں وہ ہے فحش، منکر، برائی اور سرکشی اور پھر آخر میں فرمایا:

يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو

یعنی یہ بات اس لئے بتائی جا رہی ہے کہ اس پر عمل کرو، یہ آیت جو جمعہ کے خطبے میں بھی پڑھی جاتی ہے قرآنِ مجید کی جامع ترین آیت ہے۔

قرآن کی جامع ترین آیت

شتیر بن شکل سے روایت ہے کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سناوہ کہہ رہے تھے کہ قرآن میں سب سے جامع آیت سورہ نحل کی یہ آیت ہے "اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ"

[تفسیر ابن کثیر]

تین بھلائیوں اور تین برائیوں کا ذکر

اس آیت میں تین بھلائیوں (عدل، احسان، ایتاء ذی القربیٰ) کا حکم دیا گیا ہے، جس میں تمام بنیادی نیکیاں آجاتی ہیں۔

اور تین برائیوں (فحشاء، منکر، بغی) سے منع کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے تمام انفرادی اور اجتماعی معاملات کو بگاڑ کر رکھ دینے والی ہیں،

اس لیے یہ قرآن مجید کی جامع ترین آیات میں سے ہے۔

[تفسیر عبد السلام بن محمد]

تین بھلائیاں

- عدل
- احسان
- ایتاء ذی القربیٰ

تین برائیاں

- فحشاء
- منکر
- بغی

ہر خیر اور شر کو جمع کرنے والی آیت

حسن بصری سے مروی ہے کہ انہوں نے آخر تک یہ آیت پڑھی "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ" پھر انہوں نے کہا کہ اللہ عزوجل نے تمہارے لیے ایک ہی آیت میں تمام بھلائیوں کو او رتمام شر کو جمع کردیا ہے۔

پس اللہ کی قسم عدل اور احسان کے الفاظ نے اللہ کی اطاعت کے کسی کام کو نہیں چھوڑا بلکہ انہیں جمع کردیا ہے۔

او رفحشاء اور منکر اور بغی کے الفاظ نے اللہ کی نافرمانی کے کسی کام کو نہیں چھوڑا بلکہ وہ سب اس میں جمع ہوگئے ہیں۔

[الدرر السنية]

ہر اچھے اخلاق کا حکم اور قابل مذمت اخلاق کی نفی

قتادہ: کوئی ایسا عمل حسن اخلاق میں سے نہیں ہے جس کو عرب اچھا سمجھتے ہوں اللہ نے اس کو کرنے کا حکم دے دیا اور کوئی ایسی قبیح چیز نہ تھی جس کو عرب جاہلیت سے برا سمجھتے تھے اللہ تعالی نے اس سے منع نہ کر دیا ہو۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ

عدل اور احسان کا معنی

عدل اور احسان کے کئی معانی بیان کئے گئے ہیں

عدل و احسان کی تاویل میں علماء کا اختلاف ہے۔

"الْعَدْلِ" سے مراد انصاف اور "الْإِحْسَانِ" سے مراد لوگوں سے احسان

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ"۔۔۔انصاف کا، "وَالْإِحْسَانِ"۔۔۔لوگوں کے ساتھ، [تفسیر البغوی]

"الْعَدْلِ" سے مراد فرائض اور "الْإِحْسَانِ" سے مراد مستحبات

یعنی: عدل سے مراد فرائض ادا کرنا اور احسان سے مراد مستحبات ہیں۔

اور اس میں اللہ تعالی اور مخلوق دونوں کے حقوق شامل ہیں۔ (ابن جزي: 1/472)

الْعَدْلِ"سے مراد فرائض اور"الْإِحْسَانِ"سے مراد نوافل

یہ بھی کہا گیا ہے العدل الفرض، والاحسان: النافلة

"الْعَدْلِ"سے مراد توحید اور"الْإِحْسَانِ"سے مراد فرائض

اورابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عدل سے مراد توحید ہے اور احسان سے مراد فرائض کی ادائیگی ہے۔

اورابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ احسان توحید میں اخلاص کو اپنانا ہے،[تفسیر البغوی]

"الْعَدْلِ"سے مراد توحید اور"الْإِحْسَانِ"سے مراد درگزر کرنا

اور مقاتل کہتے ہیں کہ عدل سے مراد توحید ہے اور احسان سے مراد لوگوں سے درگزر کرنا ہے۔[تفسیر البغوی]

"الْعَدْلِ"کا تعلق قول سے اور"الْإِحْسَانِ"کا تعلق فعل سے

اور ایک قول ہے کہ اللہ افعال میں عدل کرنے کا اور اقوال میں احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔[الوجیز]

"الْعَدْلِ" کا تعلق بندے اور رب سے اور احسان کا تعلق عقائد،
عبادات اور معاملات سے

ابن العربی: العدل بین العبد وربہ:
ایثار حقہ تعالیٰ علی حظ نفسہ، وتقدیم رضاہ علی ھواہ والاجتناب
للزواجر والامتثال للاوامر۔

احسان میں عقائد، عبادات، معاملات سب شامل ہیں۔

عدل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا اور اپنے رسول کی زبان سے
بتایا اور اس کو اپنانے کا حکم دیا۔

عدل معاملات میں بھی کیا جائے جیسے خرید وفروخت کے معاہدے اور تمام معاملات
اور معاوضے یہ سب عدل سے ادا کیے جائیں، نہ دھوکا دیا جائے نہ حق میں کمی اور نہ ظلم
کیا جائے۔

احسان یعنی لوگوں کو مال اور بدن اور علم سے فائدہ پہنچانا یہاں تک کہ جانوروں سے
احسان کرنا بھی اس میں شامل ہے

عدل

حق دار کو اس کا حق دینا

احسان

اضافہ کرکے دینا

برائی کے بدلے اچھائی کرنا

جو برائی کرے اس کے ساتھ اچھائی کرنا، برا کرنے والے کو معاف کرنا قطع کرنے والے سے ملنا اور محروم کردینے والے کو دینا۔

عدل سے مراد انصاف اور احسان سے مراد انصاف سے بڑھ کر

ابن عیینہ کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا گیا إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ... (النحل:90)

تو انہوں نے کہا: عدل سے مراد انصاف ہے اور احسان سے مراد انصاف سے زیادہ یعنی مہربانی کرنا ہے۔[الدرر السنية]

عدل کا حکم اور انصاف مستحب ہے

عدل اور احسان کا فائدہ

عدل سے ہر ایک کو اس کا حق ملے گا اور احسان سے باہمی مودت اور رحمت اور تعاون اور تکافل کی فضا پیدا ہوگی۔

بِالْعَدْلِ

عدل کی مزید وضاحت

لغوی معنی

کمی اور زیادتی کے درمیان میانہ روی اختیار کرنا اور کاموں میں اعتدال اختیار کرنا ہے
اس کے بالمقابل ظلم فجور ہے

اصطلاحی معنی

عدل سے مراد چیزوں کو ان کے مقامات اور ان کے اوقات اور ان کی سمتوں اور ان کی مقداروں پر اس طرح استعمال کرنا ہے
جس میں نہ ہی زیادتی ہو، نہ ہی کمی ہو، نہ ہی کوئی تقدیم ہو اور نہ ہی تاخیر ہو

[ما هو العدل في الإسلام-موضوع]

اللہ کے حق اور بندوں کے حق میں عدل

جس عدل کا اللہ نے حکم دیا ہے اس میں بندے کا اپنی ذات کے حق میں اور اللہ کے حق میں عدل کرنا شامل ہے پس اس بارے میں عدل یہ ہے کہ حقوق کو پورا پورا ادا کیا جائے۔

یہ کہ اللہ نے اس کی اپنی ذات کے حق میں اور اپنے بندوں کے حق میں حقوق واجب کیے ہیں جس میں مالی اور جسمانی دونوں حقوق شامل ہیں انسان کو چاہیے کہ وہ ان حقوق کو ادا کرے، اور مخلوقات کے ساتھ مکمل عدل سے معاملہ کرے ۔[تفسیر السعدی]

اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا عدل ہے

ہر سرپرست کے ذمے جو بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسے چاہیے اسے ادا کرے خواہ یہ ذمہ داری حکمرانی کی صورت میں ہو، خواہ یہ عدالتی نظام کی ذمہ داری ہو، خواہ خلیفہ کے نائب ہونے کی ذمہ داری ہو اور خواہ جج کے نائب ہونے کی ذمہ داری ہو۔ [تفسیر السعدی]

عقیدہ اور شرعی اعمال میں فرض کام کو پورا کرنا عدل ہے

ابن عطیہ کہتے ہیں کہ عدل یہ ہے کہ ہر فرض کام پر عمل کیا جائے،

وہ عقیدے کے اعمال ہوں یا شرعی احکام، اور امانتوں کو ادا کرنے میں لوگوں کے ساتھ چلنا اور ظلم چھوڑ دینا اور انصاف کرنا اور حق ادا کرنا ہے۔ [البحر المدید]

اپنی ذات اور گھر والوں میں عدل قائم کرنا

"بالعدل" عدل کرنا واجب ہے پس انسان پر واجب ہے کہ وہ اپنی ذات اور اپنے گھر والوں کے بارے میں عدل قائم کرے اور ان لوگوں کے بارے میں عدل قائم کرے جن کی حفاظت اللہ نے اس کے لیے مقرر کی ہے،

پس اپنی ذات کے ساتھ عدل قائم کرنا یہ ہے کہ وہ اپنی جان پر ایسی چیز کا بوجھ نہ ڈالے جس کا اللہ نے اسے حکم نہیں دیا۔

اور یہ کہ اس کا خیال رکھے یہاں تک کہ نیکی کے کاموں میں بھی اس پر زیادہ بوجھ نہ ڈالے یا اس کی طاقت کے مطابق ہی اس پر بوجھ ڈالے۔

[شرح ریاض الصالحین لابن العثیمین]

عدل کی اہمیت

ابن قیم کہتے ہیں کہ اللہ سبحانہ نے اپنے رسولوں کو بھیجا اور اپنی کتابوں کو نازل کیا تاکہ لوگ انصاف کو قائم کریں۔

اور اس سے مراد وہ عدل ہے جس کی بنیاد پر زمین و آسمان قائم ہیں پس جب عدل کی علامات ظاہر ہوتی ہیں اور کسی بھی صورت میں اس کا چہرہ عیاں ہوتا ہے تو وہاں اللہ کی شریعت اور اس کا دین قائم ہو جاتا ہے۔[الطرق الحکمیۃ]

ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ عدل ہر چیز کا نظام ہے پس اگر دنیا کا نظام عدل پر قائم کیا جائے تو یہ قائم رہتی ہے اگرچہ ایسا کرنے والے آدمی کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو، اور اگر دنیا کا نظام عدل پر قائم نہ کیا جائے تو یہ قائم نہیں رہتی اگرچہ ایسا کرنے والے میں اتنا ایمان ہو کہ اس کے ایمان کا اسے آخرت میں بدلہ دیا جائے۔

(مجموع الفتاوی: [28/146]).

ہر صاحب حق کو اس کا حق دینا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی اور ابودرداء رضی اللہ عنہما کو بھائی بھائی بنا دیا۔ ایک مرتبہ سلمان ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے اور ام درداء رضی اللہ عنہا کو بڑی خستہ حالت میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے؟ وہ بولیں تمہارے بھائی ابودرداء کو دنیا سے کوئی سروکار نہیں۔

پھر ابودرداء تشریف لائے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ: تمہارے رب کا تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، پس سارے حق داروں کے حقوق ادا کرو۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا ہے۔

[صحیح البخاری:1968]

اولاد کے درمیان عدل قائم کرنا

آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو، اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو، اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو۔

[السلسلة الصحيحة: 1247]

نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو جیسا کہ تم پسند کرتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ حسن سلوک کریں

[السلسلة الصحيحة:3946]

اولاد کو تحائف دینے میں عدل

نعمان بن بشیر سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کے درمیان تحفہ دینے میں عدل کرو جیسے تم پسند کرتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ نیکی میں برابری کریں

[السلسلة الصحيحة تحت رقم:3098]

پیار کرنے میں عدل کرنا

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اس کا بیٹا آیا، اس آدمی نے اسے پکڑا، چوما اور اپنی گود میں بٹھا لیا، پھر اس کی بیٹی آئی تو اس نے اسے پکڑ کر اپنے ایک طرف بٹھا دیا۔

تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے ان کے درمیان عدل کیوں نہیں کیا، یعنی اپنے بیٹے اور اپنے بیٹی کو چومنے میں

[السلسلة الصحيحة:2883]

بیویوں میں عدل

نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے نکاح میں دو عورتیں ہوں اور وہ کسی ایک کی طرف مائل ہو تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو ایک طرف کو جھکا ہوگا۔

[سنن أبي داود:2135]

فیصلوں میں عدل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک انصاف کرنے والے رحمن کے دائیں جانب، اللہ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں، اپنے اہل و عیال اور جن کے یہ ذمہ دار ہیں ان میں عدل و انصاف کرنے والے ہیں۔

[صحیح مسلم:4825]

عدل نہ کرنے والوں کے لیے وعید

نبی ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کے امیر کو بھی قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ وہ جکڑا ہوا ہو گا، اس کا عدل اس کو آزاد کرائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کر دے گا۔

[مسند احمد:9570]

عدل کا ایک معنی "میانہ رو رہنا

"إن اللہ یأمر بالعدل" ۔۔۔یعنی تمام کاموں میں میانہ روی کا حکم دیتا ہے، جیسا کہ اللہ کی اطاعت کے کاموں میں چلنے اور کوشش کرنے میں میانہ روی کرنا، کیونکہ حد سے بڑھ جانا انسان کو اکتاہٹ میں ڈال دیتا ہے۔[البحر المدید]

مطرف سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ بہترین کام وہ ہیں جو میانہ وری پر مبنی ہوں۔

[شعب الإیمان]، وإسنادہ صحیح موقوف

وَالۡاِحۡسَانِ

احسان کا درجہ عدل سے بڑھ کر ہے

پس احسان کا درجہ عدل سے بڑھ کر ہے،
کیونکہ انسان پر جو واجب ہے اس کو ادا کرنا اور جو اس کا حق بنتا ہے اتنا لینا عدل ہے،
جتنا اس کے ذمے واجب ہے اس سے زیادہ دینا اور جتنا اس کا حق بنتا ہے اس سے کم لینا احسان ہے،
تو احسان عدل سے بڑھ کر ہے عدل کو طلب کرنا واجب ہے اور احسان کو طلب کرنا مستحب اور نفل ہے،
یہی وجہ ہے کہ اللہ نے احسان کرنے والوں کے ثواب کو عظیم قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ" ۔۔۔[الدرر السنية]

احسان یہ ہے کہ بندے کا باطن اس کے ظاہر سے بہتر ہو

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ اس مقام پر عدل سے مراد ہے کہ ہر وہ آدمی جو اللہ کے لیے کوئی بھی عمل کر رہا ہو اس کی اندرونی اور بیرونی حالت ایک جیسی ہونی چاہیے۔
اور احسان یہ ہے کہ اس کی باطنی حالت ظاہری حالت سے زیادہ بہتر ہو،
اور بے حیائی اور منکر یہ ہے کہ اس کی ظاہری حالت باطنی حالت سے بہتر ہو۔[تفسیر ابن کثیر]

احسان کا معنی و مفہوم

احسان کا لغوی معنی

احسان برائی کے مدمقابل آتا ہے

اور اعمال میں المحاسن یعنی اچھائیاں المساويء یعنی برائیوں کے مدمقابل ہیں۔

حسّنت الشّيء تحسينا کا معنی ہے میں نے اس چیز کو خوبصورت اور مزین کردیا۔[نضرۃ النعیم]

اصطلاحی معنی

احسان کا اصطلاحی معنی سیاق وسباق کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔

جب ایمان اور اسلام کے ساتھ احسان کا لفظ ذکر ہو تو اس سے مراد اللہ کی نگرانی کا یقین ہونا اور عمدگی سے اطاعت کرنا ہے۔

لیکن جب احسان کا لفظ مطلقا ذکر ہو جائے تو اس سے مراد اچھا کام کرنا ہے۔

[نضرۃ النعیم]

قابل تعریف اور باعث اجر کام

کسی چیز کا مزاج کے موافق اور کامل ہونا

تھانوی کہتے ہیں کہ لفظ احسان کا اطلاق تین چیزوں پر ہوتا ہے:

(1) کسی چیز کا طبیعت اور مزاج کے مطابق ہونا۔

(2) کسی چیز کا اپنے کمال تک پہنچنا۔

(3) کسی چیز کا قابل تعریف ہونا۔ [نضرۃ النعیم]

معروف کام

امام راغب کہتے ہیں کہ احسان سے مراد ایسا کام کرنا ہے جس کا کرنا معروف ہو۔ [نضرۃ النعیم]

احسان کی اقسام

(1) کسی دوسرے کے ساتھ اچھائی کرنا۔

(2) اپنے عمل میں اچھائی کرنا، جیسا کہ قابل تعریف علم حاصل کرنا اور اچھا عمل کرنا

علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ لوگ اپنے اچھے اعمال کے بیٹے ہیں یعنی ان کو اسی طرف منسوب کیا جائے گا جو وہ علم حاصل کرتے ہیں اور جو وہ عمل کرتے ہیں۔ [نضرۃ النعیم]

احسان کی حقیقت

الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَّ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو پھر اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں ضرور دیکھ رہا ہے

صحيح البخاري: 4777

"احسان" ایمان اور اسلام دونوں کے صحیح ہونے کی شرط

ہمارے رب عزوجل کی صفت

الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ (السجدة: 7)

اللہ وہ ذات ہے جس نے جو چیز بھی بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش گیلی مٹی سے کی۔

اللہ تعالی کا بندوں پر احسان کرنا

وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللهُ إِلَيْكَ (القصص :77)

اور احسان کرو جیسے اللہ نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے۔

امام شوکانی اللہ تعالی کے اس فرمان "وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللہ إِلَيكَ"۔۔۔ کی تفسیر میں کہتے ہیں یعنی آپ اللہ کے بندوں کے ساتھ احسان کریں جیسا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ دنیا کی نعمتوں میں سے آپ پر انعام فرما کر احسان کیا۔

انبیاء کی صفت

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى وَهَارُونَ وَكَذَلِكَ

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ -الأنعام: 84

اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا کیے، ان سب کو ہدایت دی اور اس سے پہلے نوح کو ہدایت دی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔

بہترین لوگوں کی صفت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ تم میں سب سے بہتر کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کی عمر طویل ہو اور وہ تم میں احسن عمل کرنے والے ہوں۔ [مسند أحمد 7212]

ہر چیز کے ساتھ احسان کرنے کا وجوب

ابویعلی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کو واجب کیا ہے، پس جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو،

اور جب تم (جانور) ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، اور تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے [صحیح مسلم:1955]

زندگی کا امتحان

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ (الملك:2)

وہ ذات جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا، تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے اور وہی سب پر غالب، بے حد بخشنے والا ہے

اپنے اسلام میں حسن پیدا کرنے کی اہمیت

وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا
-النساء:125

اور دین کے لحاظ سے اس سے بہتر کون ہے جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لیے تابع کر دیا، جب کہ وہ نیکی کرنے والا ہو اور اس نے ابراہیم کی ملت کی پیروی کی، جو ایک (اللہ کی) طرف ہو جانے والا تھا اور اللہ نے ابراہیم کو خاص دوست بنا لیا۔

ہر کام میں احسان

حقوق اللہ احسن طریقے سے انجام دینا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کتنا اچھا ہے تم میں سے کسی کا وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت تمام حسن و خوبی کے ساتھ بجا لائے اور اپنے مالک کی خیر خواہی بھی کرتا رہے۔

[صحیح البخاری:2549]

عبادت میں احسان

رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو پس تم نے اچھے طریقے سے اللہ کی عبادت کی تو تم جنت کے ساتھ خوش ہو جاؤ۔ [السلسلۃ الصحیحۃ:3146]

صفائی و طہارت میں احسان

عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی بھی پاکی حاصل کرے اور عمدہ طریقے سے پاکی حاصل کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف جائے تو اللہ اس کے لیے اس کے ہر قدم پر جو وہ رکھتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کے ایک درجے کو بلند کرتا ہے اور اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے

[صحیح مسلم:1520]

وضو اور نماز میں احسان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی مسلمان وضو کرے پس اچھی طرح اپنا وضو کرے اور پھر کھڑا ہو دو رکعتیں نماز ادا کرے اس طرح کہ اپنے دل اور اپنے چہرے سے پوری طرح توجہ کرنے والا ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے [صحیح مسلم:576]

اخلاق میں احسان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محبوب اور آخرت میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب تم میں سے عمدہ اخلاق والے ہوں گے [مسند أحمد:17732]

حقوق العباد میں احسان

خادموں کی تعلیم و تربیت میں احسان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو اور وہ اسے تربیت دے تو اچھی تربیت دے اور اسے تعلیم دے تو عمدہ تعلیم دے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کے لیے دو گنا اجر ہے۔ [صحیح البخاری:97]

احسان کے فائدے

اللہ کا ساتھ ملنا

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ (النحل:128)

بلاشبہ اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور احسان کرنے والے ہیں

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ (العنکبوت :69)

اور جو لوگ ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ہم یقینا انہیں اپنی راہیں دکھا دیتے ہیں اور بلا شبہ اللہ یقینا محسنین کے ساتھ ہوتا ہے

اللّٰہ کی محبت ملنا

اللّٰہ کی رحمت ملنا

إِنَّ رحْمَتَ اللهِّ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِين (الاعراف:56)

بے شک اللّٰہ کی رحمت محسنین کے قریب ہے۔

احسان کے سبب اللّٰہ کی رضامندی ملنا

دنیا و آخرت میں بھلائی ملنا

لِلَّذِين أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ

وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِين (النحل :30)

ان لوگوں کے لیے جنھوں نے بھلائی کی اس دنیا میں بڑی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو کہیں بہتر ہے اور یقینا وہ ڈرنے والوں کا اچھا گھر ہے۔

احسان کے بدلے اللہ کا بندے پر احسان کرنا

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ (الرحمن: 60)

احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہے

احسان کے سبب شرح صدر ہونا اور نفس کی پاکیزگی حاصل ہونا

احسان کی وجہ سے علم و حکمت ملنا

احسان کرنے والا شخص گناہ کرنے سے محفوظ رہتا ہے

احسان کرنے والا دراصل خود پر احسان کر رہا ہوتا ہے

احسان کرنے والے کے لیے مزید فضل

وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ (البقرة: 58)

اور ہم احسان کرنے والوں کو جلد ہی زیادہ دیں گے۔

احسان کرنے والے کے لیے عظیم اجر

نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِینَ (ھود :115)

اور صبر کرو کہ بے شک اللہ محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتا

احسان، نعمتوں میں اضافے کا سبب ہے

احسان ایمان کا مغز ہے

احسان کرنے کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جس پر اللہ احسان کرئے

توجو نعمتیں آپ کو دی گئی ہوں ان کو ہمیشہ اس عمل کے ساتھ محفوظ رکھیں کہ آپ پر جو حق عائد ہوتا ہے اسے ادا کریں۔

[الدرر السنیة]

وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى

صلہ رحمی کا حکم

رشتے داروں کو خاص کرنے کی وجہ

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ" اللہ تعالیٰ نے عدل اور احسان کی اقسام میں سے ایک اہم قسم کو خاص طور پر ذکر کیا ہے اکثر لوگ اس سے غافل ہوجاتے ہیں اور اس کے حق میں سستی کرتے ہیں یا اس کو زیادہ کرنے میں سستی کرتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے عدل اور احسان کی اقسام میں سے رشتے داروں کو مال دینے کا خاص طور پر ذکر کیا ہے مومنوں کو اس بات سے آگاہ کرنے کے لیے کہ دیگر لوگوں کی نسبت رشتے دار انصاف کے زیادہ حق دار ہیں

اور وہ دیگر لوگوں کی نسبت احسان کے بھی زیادہ حق دار ہیں کیونکہ اس معاملے میں لوگ غفلت کر جاتے ہیں

اور اس لیے بھی اس کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ احسان کی بہت سی نفع مند اقسام میں سے سب سے زیادہ نفع مند قسم رشتے دار پر احسان کرنا ہے۔

[الدرر السنية]

رشتے داری نبھانے سے برکتیں ملنا

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے اور صلہ رحمی کرے، اس کی موت میں تاخیر کر دی جاتی ہے، اور اس کے مال میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے گھر والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں [صحیح الادب المفرد:43]

قیامت کے دن رشتے داروں کے حقوق کا سوال

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی رشتہ دار اپنے کسی قرابت دار کے پاس جا کر ایسی زائد چیز کا سوال کرتا ہے جو اللہ نے اسے عطا کی ہوتی ہے لیکن وہ اس میں بخل کرتا ہے تو ایسے آدمی کے لیے قیامت کے دن جہنم سے سانپ نکالا جائے گا جو اپنی زبان نکالے ہوئے ہو گا اور جسے 'شجاع' کہتے ہوں گے اسے ایسے آدمی کا طوق بنا دیا جائے گا [السلسلة الصحيحة:2548]

وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ

اَلْفَحْشَاءِ
تمام محرمات

تمام نافرمانیاں

زنا

تمام کبیرہ گناہ

(1)۔شرک باللہ

(2)۔قتل ناحق

(3)۔زنا

(4)۔چوری

(5)۔عجب اور تکبر

(6)۔مخلوق کو حقیر سمجھنا

(7)۔اور دوسرے تمام فواحش

فحش کا اصل معنی مقبول حد سے تجاوز کرنا

ابن عاشور رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ "الفحشاء"۔۔۔ فاحشہ کا اسم ہے
اور "الفحش"۔۔۔ مقبول حد سے تجاور کرنے کو کہتے ہیں،
تو "الفاحشۃ" سے مراد ایسا کام ہے جو اس حد سے آگے بڑھا ہوا ہو جو حد لوگوں کے ہاں مقبول ہو،
اور یہاں "الفاحشۃ" سے مراد ہے کہ شریعت میں کسی قول یا فعل کی جس حد تک اجازت دی گئی ہو اس حد سے آگے بڑھ جانا،
اور "المنکر" سے مراد وہ (قول یا فعل) ہے جس کو شریعت برا سمجھتی ہے اور اس کے واقع ہونے کو اچھا نہیں سمجھتی،
اور گویا کہ فاحشہ اور منکر دونو ں کو یکجا اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ اس میں دونوں کی مذمت کے پہلو کے مختلف ہونے کو ملحوظ رکھا جائے گا (یعنی اگر وہ زیادہ قابلِ مذمت ہو گا تو فاحشہ ہو گا اور اگر کم قابلِ مذمت ہو گا تو منکر ہو گا)۔ "التحریر والتنویر" (20/ 179)

فواحش کبیرہ گناہوں سے بھی بڑے گناہ ہیں

فحش کا تعلق قول سے اور عمل سے بھی ہے

گھٹیا باتیں کرنا، گالی گلوچ کرنا یہ تمام چیزیں قول کے فحش سے تعلق رکھتی ہیں

عمل میں زنا اور عملِ قومِ لوط وغیرہ جیسی برائیاں

او ر منکر ہر وہ کام ہے جسے شریعت اور دیگر لوگ برا خیال کرتے ہوں اور اس کے کرنے سے منع کریں

فحاشی کی حرمت

ظاہری و باطنی بے حیائی کی حرمت

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَاناً وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لا تَعْلَمُونَ [الاعراف:33]

کہہ دیجیے میرے رب نے تو صرف بے حیائیوں کو حرام کیا ہے، جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو چھپی ہوئی ہیں اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کو اور یہ کہ تم اللہ کے ساتھ اسے شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ پر وہ کہو جو تم نہیں جانتے۔

اللّٰہ کی غیرت کا تقاضا

نبی ﷺ نے فرمایا: اللّٰہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں ہے۔ اسی لیے اس نے بے حیائیوں کو حرام کیا ہے خواہ وہ ظاہر میں ہوں یا پوشیدہ۔

[صحیح البخاری:4637]

اللہ فحش کا حکم نہیں دیتا

قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ...(الأعراف:28)

کہہ دیجیے بے شک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔

شیطان کا فحش کا حکم دینا

إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (البقرة:169)

وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی ہی کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم اللّٰہ پر وہ بات کہو جو تم نہیں جانتے۔

فحش کاموں سے بچنے والوں کی تعریف

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ [الشورى:37]

اور وہ لوگ جو بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب بھی غصے ہوتے ہیں وہ معاف کر دیتے ہیں۔

مومن فحش گو نہیں ہوتا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن نہ تو طعنے دینے والا ہوتا ہے اور نہ لعنتیں کرنے والا، نہ فحش کلامی کرنے والا ہوتا ہے اور نہ گالی گلوچ کرنے والا۔ (صحیح الأدب المفرد:237).

اللہ تعالی کی فحش کلامی سے نفرت

فحش گوئی سب سے زیادہ قابل مذمت عادت

عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کے اخلاق میں سے سب سے زیادہ قابل ملامت بیہودہ گوئی ہے۔

[صحیح الأدب المفرد:293]

فحش کلام، قیامت کی نشانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقینا فحش گوئی کرنا، بتکلف بیہودہ گوئی کرنا، قطع رحمی کرنا، خائن کو امین اور امانتدار کو خائن سمجھنا علامات قیامت میں سے ہیں۔ [السلسلۃ الصحیحۃ:2238]

فحش کاموں سے توبہ کرنا ضروری ہے

فحشاء سے مراد زنا

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "الفحشاء" سے مراد زنا ہے، [تفسیر البغوی]

فحاشی کی قبیح ترین قسم "زنا اور لواطت "

ور لواطت کے بارے میں آتا ہے

أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ ... (النمل:54)

کیا تم بے حیائی کو آتے ہو

زنا کے بارے میں آتا ہے

"وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا"

اور زنا کے قریب نہ جاؤ، بے شک وہ ہمیشہ سے بڑی

بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے

(الإسراء:32)

ایمان سے محروم کرنے والا فعل

نبی ﷺ نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔ چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا، شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔

پھر اس کے بعد توبہ کا دروازہ بہرحال کھلا ہوا ہے۔

[صحیح البخاری:6810]

اللہ کو غیرت دلانے والا فعل

اے محمدؐ کی امت ! اللہ کی قسم ! اس بات پر اللہ سے زیادہ غیرت اور کسی کو نہیں آتی کہ اس کا کوئی بندہ یا بندی زنا کرے۔ اے امت محمد ﷺ ! واللہ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمہیں بھی معلوم ہو جائے تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

[صحیح البخاری:1044]

اللہ کے عذاب کو دعوت دینے والا فعل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی بستی میں زنا اور سود ظاہر ہو جائے تو تحقیق انہوں نے اپنے نفسوں پر اللہ کے عذاب کو حلال کر لیا ۔ [صحیح الترغیب والترھیب:1859]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک اس میں ناجائز اولاد کی کثرت نہیں ہوگی اور جب اس میں ناجائز اولاد کی کثرت ہونے لگے تو پھر وہ وقت قریب ہوگا جب اللہ کا عذاب ان سب کو گھیر لے گا۔

[صحیح الترغیب والترھیب:2400]

نبی ﷺ کا امت سے خوف

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے عرب کی ہلاکت ! اے عرب کی ہلاکت ! میں تم سے جس چیز کے بارے میں سب سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ زنا اور مخفی شہوت ہے

[صحیح الترغیب والترھیب:2390]

زانی کی برزخی زندگی میں سزا

نبی ﷺ نے فرمایا: آج رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ دو آدمی میرے پاس آئے۔ انہوں نے میرے ہاتھ تھام لیے اور وہ مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔(اور پھر عالم بالا لے گئے)

ہم آگے بڑھے تو ایک تنور جیسے گڑھے کی طرف چلے۔ جس کے اوپر کا حصہ تو تنگ تھا لیکن نیچے سے خوب فراخ۔ نیچے آگ بھڑک رہی تھی۔ جب آگ کے شعلے بھڑک کر اوپر کو اٹھتے تو اس میں جلنے والے لوگ بھی اوپر اٹھ آتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ اب وہ باہر نکل جائیں گے لیکن جب شعلے دب جاتے تو وہ لوگ بھی نیچے چلے جاتے۔ اس تنور میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں۔

میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ ۔۔۔انہوں نے کہا: جنہیں تم نے تنور میں دیکھا تو وہ زناکار تھے۔

[صحیح البخاری:1386]

بوڑھے زانی مرد و عورت کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن ان سے کلام نہ فرمائیں گے (1)۔بوڑھا زناکار (2)۔ مغرور غریب (3)۔ جھوٹا حکمران۔

[سنن النسائي: 2575]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل قیامت کے دن نہ بوڑھے زانی کی طرف دیکھے گا نہ بوڑھی زانیہ کی طرف۔

[السلسلة الصحيحة:3375]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس دو آدمی آئے انہوں نے میرا بازو پکڑا اور مجھے ایک دشوار گزار پہاڑ کے پاس لے گئے

تو وہاں کچھ لوگ تھے جو بری طرح پھولے ہوئے ہیں، ان سے بیت الخلاء کی طرح کی بدترین بدبو آرہی ہے۔

میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا زانی مرد اور زانی عورتیں ہیں

[السلسلة الصحيحة:3951]

وَالْمُنْكَرِ

ہر وہ چیز جس سے اللہ اور اس کے رسول نے منع کر دیا

خواہ زبان کا گناہ ہو یا عمل میں کوئی چیز ہو

اس سے مراد ایسا کام ہے جو نہ شریعت میں جائز ہو نہ ہی سنت میں، [تفسیر البغوی]

ایسی برائیاں ہیں جن کا عقل انکار کرتی ہو اور فطرت انسانی بھی انھیں برا سمجھتی ہو۔ [تفسیر عبد السلام بن محمد]

گناہوں سے بچنے والے کے لیے بخشش کا وعدہ

حرام چیزوں سے اجتناب کرنے والے کے لیے خوش خبری

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: جو شخص اس حال میں آئے کہ اللہ کی عبادت کرتا ہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، نماز قائم کرتا ہو، زکوۃ ادا کرتا ہو رمضان کے مہینے کے روزے رکھتا ہو اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو تو اس کے لئے جنت ہے یا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

لوگوں نے پوچھا کہ "کبیرہ گناہوں" سے کیا مراد ہے؟

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا کسی مسلمان کو قتل کرنا اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا۔

چھپ کر کی گئی برائیاں

نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: میں اپنی امت کے ان لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت کے دن سفید تہامہ پہاڑوں کی مثل (ڈھیروں) نیکیاں لے کر آئیں گے، لیکن اللہ ان کی نیکیوں کو فضا میں پھیلے ہوئے غبار کے باریک ذروں کی طرح کر دے گا

بے شک وہ تمہارے ہی بھائی ہوں گے، تمہاری ہی نسل سے ہوں گے، رات کو تمہاری طرح قیام کریں گے، لیکن وہ تنہائیوں میں اللہ کے حرام کردہ امور کا ارتکاب کریں گے جن سے ان کو روکا گیا ہو گا [السلسلة الصحيحة:505]

وَالْبَغْيِ

لغوی معنی

ظلم

"بغی علی الناس بغیا"

اس نے ظلم اور زیادتی کی

لغت میں "الْبَغْيِ" کے دو معنی ہیں

طلب کرنا

ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ

یہی ہے جو ہم تلاش کر رہے تھے الکھف64

ظلم و زیادتی، فساد

جب آپ کسی سے معاملہ کرتے ہوئے حد سے بڑھ جائیں تو آپ نے اس پر بغاوت کی

البغی کا تعلق انسانوں کے حقوق سے بھی اور اللہ کے حقوق سے بھی

بغی یہ ہے کہ انسانوں کے ساتھ ظلم اور زیادتی کے ساتھ معاملہ کیا جائے،

اور ایک بغی یہ ہے جو کہ بہت خطرناک ہے وہ ہے اللہ ساتھ معاملہ کرنے میں بغاوت کی جائے

اللہ کے ساتھ البغی " اللہ کا شریک بنانا"

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (لقمان:13)

بیشک شرک یقینا بہت بڑا ظلم ہے

اللہ کی آیات کا انکار بھی البغی ہے

وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ... (البقرة:213)

اور اس میں اختلاف انھی لوگوں نے کیا جنھیں وہ دی گئی تھی، اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح دلیلیں آچکیں، آپس کی ضد کی وجہ سے۔

اللہ کی مخلوق پر زیادتی کرنا بھی البغی ہے

لوگوں کے جان،مال اور ناموس پر ظلم و زیادتی کا ارتکاب کرنا۔[تفسیر السعدی]

اللہ کی ہر طرح کی مخلوق پر ظلم کرنا البغی ہے

اللہ کی مخلوق میں سے کسی ایک پر ظلم کرنا ،ہاتھی سے لے کر ایک ذرے تک۔(یعنی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی مخلوق پر ظلم کرنا بغی ہی ہے) [البحر المدید]

مسلمان کی جان مال اور عزت کی حرمت

ظلم کی ممانعت

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے رسوا کرتا ہے اور نہ اسے حقیر سمجھتا ہے۔ [صحیح مسلم :6706]

مسلمان پر زیادتی اللہ کی ناراضگی کا باعث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جھوٹی قسمیں کھائے تاکہ کسی کا مال جو اس کے ذمہ واجب ہے اس کو ہضم کرلے، تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔

[مسند أحمد:20295]

معمولی زیادتی پر بھی سزا

نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص ناحق زمین کا کوئی حصہ بالشت برابر بھی لیتا ہے، اللہ عزوجل اس شخص کو قیامت کے دن اس بات پر مجبور کرے گا کہ وہ اسے ساتویں زمین تک کھودے، پھر وہ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے

[السلسلة الصحيحة:240]

مسلمان کی عزت پامال کرنے کی سزا

انس بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: جب مجھے میرے رب عزوجل نے معراج عطا کی تو میں ایک قوم پر گزرا، ان کے ناخن تانبے کے تھے اور (وہ ان ناخنوں سے) اپنے چہرے اور اپنے سینے کھرچ رہے تھے تو میں نے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ اے جبرائیل!

انہوں نے فرمایا: "یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزت و آبرو کے درپے رہتے ہیں۔

[مسند أحمد:13340]

کام کروا کر اجرت نہ دینے کی سزا

نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہوں گے کہ جن کا مد مقابل قیامت کے دن میں ہوں گا،

(1)۔ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور وہ توڑ دیا،

(2)۔ وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی،

(3)۔اور وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا، اس سے پوری طرح کام لیا، لیکن اس کی مزدوری نہیں دی۔

[صحیح البخاري:2227]

يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

اصلاح کرنے اور نقصان سے بچانے کی نصیحت

یعنی تمہیں بیان کر دیا ، تمہاری اصلاح کے لیے اور تمہیں نقصان سے بچانے کے لیے

اللہ کا کلام دلوں کو نرم کرنے کا ذریعہ

وعظ کا قاعدہ یہ ہے کہ یہ وہ کلام ہوتا ہے جس سے دل نرم پڑ جاتے ہیں

اور سب سے بڑی چیز جس سے عقل مندوں کے دل نرم ہو جاتے ہیں وہ ان کے رب کے احکامات اور منہیات ہیں۔

دعا

نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی دعا

ابو امامہ کہتے ہیں کہ میں تمہارے نبی ﷺ کی جس فرض یا نفل نماز کے بھی قریب ہوا ہوں میں نے انہیں ان کلمات سے دعا کرتے ہوئے سنا ہے، وہ ان میں نہ اضافہ کرتے نہ کمی

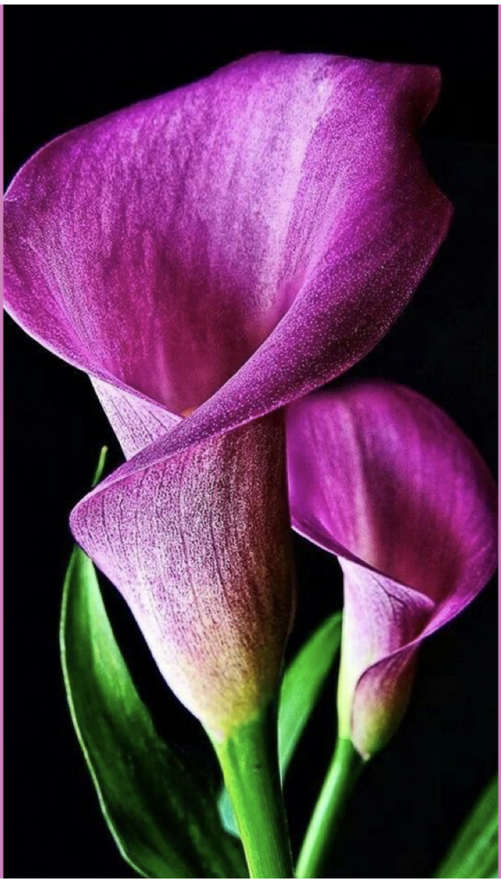

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ، اللَّهُمَّ أَنْعِشْنِي، وَاجْبِرْنِي،وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الأَعْمَالِ وَالأَخْلاقِ، فَإِنَّهُ لا يَهْدِي لِصَالِحِهَا، وَلا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلا أَنْتَ

اے اللہ!میرے گناہوں اور میری خطاؤں کو معاف فرما۔اے اللہ مجھے تندرست کر دے۔میری کمیاں پوری کر دے،اور نیک اعمال اور اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما،کیونکہ ان کی نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا اور ان کی برائی کو دور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں

معجم الکبیر للطبرانی:7717، صحیح الجامع الصغیر:6]

© Alhuda International 2020

برے اخلاق اور برے اعمال سے پناہ مانگنا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ

اے اللہ ! بے شک میں تجھ سے برے اخلاق، برے اعمال
اور بری خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔

[سنن الترمذي:3591]

دعا

جس پر کوئی زیادتی کی ہو اس کے لیے دعا کرنا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ
فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ
صَلاَةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اے اللہ میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تو ہرگز وعدے کے خلاف
نہیں کرتا میں صرف ایک انسان ہوں تو جس مومن کو میں تکلیف
دوں ،اس کو برا کہوں، اس پر لعنت کروں ، اسے سزا دوں تو تو اسے
اس کے لئے رحمت اور پاکیزگی اور ایسا باعث قرب بنا دے کہ وہ
قیامت کے دن تیرے قریب ہو

[صحیح مسلم:2601]

© Alhuda International 2020

ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے بچنے کی دعا

رَبَّنَا أَصْلِحْ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ الإِسْلامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

اے ہمارے رب ! ہمارے درمیان اصلاح فرما دے اور ہمیں سلامتی کے راستوں پر چلا دے اور ہمیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نجات دے دے۔ اور ہم سے ظاہری و باطنی بے حیائیوں کو پھیر دے

[صحیح الادب المفرد:491]

کرنے کے کام

- جن کے ذمہ دار ہم ہیں ان کے درمیان عدل و انصاف کو قائم کریں خواہ وہ چھوٹے بہن بھائی ہوں یا اولاد ہو۔
- اپنی اولاد کے درمیان تحفے تحائف دینے میں بھی عدل کو ملحوظ رکھیں
- زندگی کے ہر معاملے میں احسان کا رویہ اپنائیں اگرچہ گھر کے کام کاج ہی کر رہے ہوں
- زندگی کے ہر معاملے میں احسان کا رویہ اپنائیں اگرچہ گھر کے کام کاج ہی کر رہے ہوں
- جن رشتے داروں سے ناراضگی ہے ان سے ناراضگی دور کرنے میں پہل کریں۔

- اپنی رشتہ داری کو تروتازہ رکھنے کے لیے ہفتے میں ایک دن
مقرر کریں پھر ان کے ساتھ کوئی اچھی بات شئیر کریں

- فحش باتیں کرنے سے، فحش لٹریچر دیکھنے یا پڑھنے سے دور رہنا ہے
اس کی بجائے قرآن کی تلاوت اور ذکر اذکار میں وقت گزاریں

- منکرات سے بچیں اور جہاں منکر نظر آئے اسے ہاتھ سے
بدلنے کی کوشش کریں ورنہ زبان سے نہیں تو کم از کم دل میں
برا ضرور جانیں۔

اللہ کرے کہ ہم نصیحتوں کو قبول کریں اور ان پر بھرپور عمل کی کوشش کریں